فقہ القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّهِمْ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا، تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف، جس میں تمہاری خوشی ہے، ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف، اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

(سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۴)

مسائل شرعیہ:

مندرجہ بالا آیت سے حسب ذیل شرعی مسائل کا استنباط ہوتا ہے۔

(۱) نمازی کے لئے لازم ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو، سفر و حضر میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، کعبہ تمام آفاق کا قبلہ ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص ۳۸۔ تفسیر جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۶۰)

(۲) بیت اللہ شریف کی کسی ایک جانب رخ کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۱، تفسیر قرطبی، ج ۲، ص ۱۶۰۔ تفسیر کبیر از رازی، ج ۴، ص ۱۲۵)

(۳) جو شخص کعبہ کا مشاہدہ کر رہا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ اپنا رخ نماز میں کعبہ کی طرف کرے اور جو شخص کعبہ سے دور ہو کعبہ اس سے غائب ہو اس کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کا رخ کعبہ کی سمت ہو، یعنی اس کا رخ اگر عین کعبہ سے دائیں اور بائیں (۴۵) درجے کے اندر ہو، یہ سمت قبلہ ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص ۳۹۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۳۔ تفسیر کبیر، ج

۴، ص ۱۳۶) (جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۶۰، احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۱، تفسیر مدارک، ج ۱، ص ۹۹۔ فتاویٰ رضویہ)

(۴) کعبہ، بیت اللہ شریف کی فضا اور مخصوص رقبہ کا نام ہے، تحت الثریٰ سے لے کر آسمان کی بلندیوں تک یہ فضا اور ہوا کعبہ ہے، بیت اللہ کی دیواروں، پتھروں، غلاف، دروازہ، وغیرہ کا نام کعبہ نہیں، اگر کسی وجہ سے کعبہ کی تعمیر میں استعمال ہونے والے پتھر، دروازہ، غلاف وغیرہ وہاں سے علیحدہ کر لئے جائیں اور کسی دوسرے مقام پر انہیں رکھا جائے کعبہ نہیں کہلائیں گے اور اگر کعبہ کی موجودہ عمارت کو ہٹا دیا جائے تو بھی وہ فضا کعبہ ہی رہے گی۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۳۹۔ تفسیر کبیر۔ فخر الدین رازی، ج ۴، ص ۱۳۶)

لہٰذا فضا میں ہوائی جہاز پر اور زمین کی گہرائی میں نماز پڑھنے والا اس فضا کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے، اگرچہ کعبہ مقدسہ کی عمارت اس کے محاذات میں (سامنے) نہ ہوگی۔

(۵) اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں سمت قبلہ معلوم نہ ہو سکے تو اس کے لئے لازم ہے جس جانب کے بارے میں وہ گمان کرے کہ یہ سمت کعبہ ہے اسی سمت رخ کر کے نماز پڑھے اور اگر نماز کے دوران ہی اسے معلوم ہو گیا کہ جس سمت رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہے وہ سمت قبلہ نہیں تو اس سمت پھر جائے جس سمت کو اب وہ سمت کعبہ سمجھتا ہے، نماز کو از سر نو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۱۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۶۰)

(تفسیرات احمدیہ از شیخ احمد معروف بہ ملا جیون، ص ۳۸، ھدایہ اور دیگر کتب فقہ)

(۶) سمت کعبہ کا علم فرض ہے، اگر سمت قبلہ معلوم نہ ہو تو کسی سے پوچھے، اگر بتانے والے قریب نہیں تو اس علاقہ میں بنی مسجدوں کے محراب وغیرہ سے معلوم کرے۔ محراب وغیرہ علامات سمت کعبہ ہوتے ہوئے وہ خود تحری (اندازہ) نہیں کر سکتا، ستاروں، ہواؤں، پہاڑوں وغیرہ سے تحری (اندازہ) کر سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر از رازی، ج ۴، ص ۱۳۲۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۶۰، احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۱)

(۷) نئے نئے پیش آنے والے واقعات اور حوادثات میں تحری اور اجتہاد مطلوب ہے، مجتہد کے لئے لازم ہے کہ غلبہ ظن کی بنا پر حکم کرے، اس حکم میں غلطی اور درستی دونوں پہلو ممکن ہیں،

امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

چونکہ اس نے مقدور بھر کوشش کی ہوتی ہے اس لئے اس حکم میں اگر وہ غلطی بھی کر بیٹھے پھر بھی اسے ثواب ملے گا۔ (احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۱)

(۸) ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں حضور اکرم ﷺ کی نمازوں کا قبلہ بیت اللہ تھا، ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں سترہ ماہ تک بیت المقدس قبلہ رہا، اس کے بعد پھر بیت اللہ قبلہ بنا، بیت المقدس کے قبلہ کا بیان قرآنِ مجید میں نہیں بلکہ حدیث سے ثابت ہے، اس سے علماء نے یہ اصول استنباط کیا ہے کہ کتاب اللہ سے سنت منسوخ ہوسکتی ہے اور سنت سے کتاب اللہ کا منسوخ ہونا جائز ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص ۳۹، اتقان)

(۹) جسے مسجد حرام میں بیٹھنے کا موقع نصیب ہو اسے چاہئے کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے کیونکہ اس کی طرف منہ کر کے بیٹھنا بھی عبادت ہے۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۶۰)

(۱۰) مسجد حرام میں جماعت کے وقت امام کو مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑا ہونا بہتر ہے، مقتدی اس طرح قطار باندھیں کہ بیت اللہ ان کے سامنے رہے، اس طرح بیت اللہ کے گرد جو صف بنے گی (یا زیادہ صفیں ہوں گی) وہ مستدیر (دائرہ کی شکل میں) ہوگی، مستدیر صف صرف بیت اللہ میں ہوگا، دنیا کی باقی مسجدوں میں مقتدی خط مستقیم میں صفیں بنائیں گے۔

(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۲۸۔ تفسیر بیضاوی، ص ۱۰۰)

(۱۱) نمازی کو چاہئے کہ قیام کی حالت میں اس کی نظر موضع سجدہ پر رہے، رکوع میں اس کی نظر قدم کی پشت پر، سجدہ میں اس کی نظر ناک پر اور قعدہ میں اس کی نظر گود میں رہے۔

(تفسیر قرطبی، ج ۲، ص ۱۶۰۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۹۳)

(۱۲) نماز کے علاوہ قبلہ رخ بیٹھنا مستحب ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے: "خَيْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةَ"
بہتر مجلس وہ ہے جس میں قبلہ کو رخ ہو۔ (تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۳۳)

(۱۳) جانور ذبح کرتے وقت، تلاوت قرآنِ مجید کے وقت اور مرتے وقت مرنے والے کا رخ کعبہ کو کرنا مستحب ہے۔

(۱۴) نئی مسجد کی تعمیر کے وقت پرانی بنی ہوئی مسجدوں کے مطابق ستاروں کی مدد سے سمت قبلہ معلوم

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

کریں، سمت قبلہ کے تعین کے لئے مہندس (انجینئر) کا ہونا لازم نہیں، پرانی بنی ہوئی مسجدوں کو ہی معیار قرار دیا جائے۔ (تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۲۹)

(۱۵) جس طرح خانہ کعبہ کے گرد چاروں جانب نماز جائز ہے اسی طرح خانہ کعبہ کے اندر ہر جہت نماز پڑھنا جائز ہے۔ (تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۳۵)

(۱۶) دشمن، درندے وغیرہ کے خوف کے باعث نماز میں قبلہ رخ ہونے کا فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۳۷)

(۱۷) نماز میں آسمان کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے، حضور اکرم ﷺ وحی کے انتظار میں آسمان کی طرف منہ کر رہے تھے اور یہ بھی اطاعت الٰہی ہے۔

(۱۸) عذر کی وجہ سے اگر کوئی نماز لیٹ کر پڑھے تو اس کا رخ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے چت لیٹے تو اس کے پاؤں قبلہ کو ہوں تاکہ اس کا رخ بیت اللہ کو رہے، اس کا رکوع اور سجدہ فضاء کعبہ کو ہو اور اگر پہلو پر لیٹے تو بھی اس کا رخ قبلہ کو رہے، اسی طرح میت کو غسل دیتے وقت اس کے پاؤں قبلہ کو ہوں تاکہ اس کا رخ قبلہ کو ہو، یوں ہی میت کو لے جاتے ہوئے اس کا سر آگے کی سمت ہو اگرچہ اس کے پاؤں قبلہ کو ہوں۔ (عامہ کتب فقہ)

(۱۹) پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ کے علاقوں میں مغرب میں قبلہ ہے۔ (تفسیرات احمدیہ)

(۲۰) انبیائے کرام علیہم السلام رب کے اذن کے بعد ہی رب سے سوال کرتے ہیں، اذن کے بغیر دعا نہیں، حضور سید المرسلین ﷺ چونکہ مقام قرب فرائض پر فائز تھے۔ بلکہ مقام قرب پر متمکن ہونے والوں کے سید و سردار ہیں، اس لئے آپ نے قبلہ کی تبدیلی کے لئے رب کے اذن کے بعد ہی دعا کی۔ (تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۸)

(۲۱) دنیا میں ہر شئ قانون کی پابند ہے اور قانون مرضئ مصطفیٰ ﷺ کا محتاج ہے۔

(۲۲) کعبہ حضور اکرم ﷺ کی رضا کے لئے قبلہ بنا، تمام مخلوق رحمت الٰہی حاصل کرنے میں حضور انور ﷺ کی محتاج ہے۔

ماخوذ از کتاب احکام القرآن ، تالیف منیف : علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری

☆ قال الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ : امن الناس علیّ فی الفقہ محمد بن حسن ☆